شذرات

امت محمدیہ کے عظیم مجدد اور حکیم شاہ ولی اللہ صاحب کی تعلیمات اور فلسفہ اس سائنسی دور میں ہماری دینی اور اخروی رہنمائی کے لئے مشعل ہدایت ہے، لیکن افسوس یہ ہے کہ یہ سارا مواد ایسی زبانوں میں موجود ہے کہ ہمارے عوام یا جدید تعلیم یافتہ طبقہ ان سے صحیح طور پر استفادہ نہیں کر سکتا۔ شاہ ولی اللہ اکیڈمی نے اپنے محدود وسائل کے باوجود اس فلسفہ کے تعارف اور تراجم کے سلسلہ میں اپنی بساط سے زیادہ کام کیا ہے اور یہ کوشش اب بھی جاری ہے اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرما دے۔

علم اسرار شریعت میں شاہ صاحب رح کا کیا مقام تھا اس کا اندازہ خود شاہ صاحب رح کے الفاظ میں سن لیجئے جو آپنے اپنی مشہور عالم تالیف حجۃ اللہ البالغہ کے آخر میں فرمایا ہے:۔

"اس کتاب کے اندر ہم نے جن امور کے بیان کا قصد و ارادہ کیا تھا اور اپنے لئے جو شرائط لازم کی تھیں اس سے ہم نے آج فراغت حاصل کر لی۔ لیکن شریعت کے تمام اسرار و حکم جو ہمارے سینے میں موجود ہیں یہاں ان کا احاطہ اور بیان ناممکن ہے کیونکہ ہر وقت اور ہر موقعہ ایسا نہیں ہوتا کہ قلب اپنے مخفی و مستور اسرار و حکم کو صاف صاف پیش کر دے اور نہ ہی یہ بات ممکن ہے کہ ہر بات عامۃ الناس کے سامنے صاف صاف پیش کی جا سکے اور نہ ہی یہ بات ممکن ہے کہ ہر چیز بلا تمہید و مقدمات لوگوں کے سامنے کی جائے اور نہ ہی یہ بات ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مقدس پر اتار دیا ہے وہ سب کا سب ہم اپنے اندر سمیٹ لیویں۔ کیونکہ یہ وہ ذات بابرکات تھی جس پر قرآن حکیم اترا ہے اس ذات سے امت کے معمولی اور ادنیٰ فرد کو کیا نسبت ہو سکتی ہے اس قسم کی نسبت کا خیال بھی دماغ میں لانا قابل افسوس ہے اور پھر یہ بھی ناممکن ہے کہ احکام الٰہیہ کے اندر جس قدر مصالح و حکم، اسرار و غوامض عند اللہ موجود ہیں وہ سب کے سب آنحضرت